۷ مُحَرَّمُ الحرام ۱۴۴۲ھ کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:226)

حاتم طائی کون تھا؟

- بارش کے جمع شُدہ پانی سے وُضو غسل کرنا کیسا؟ 2
- کیا شیطان بھی نیکی کرواتا ہے؟ 11
- اَذان دینے والی مُرغی کو منحوس کہنا کیسا؟ 18
- شوگر کے چند اَسباب اور اِحتیاطیں 19

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال

مُحَمَّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

حاتِم طائی کون تھا؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۱صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر 10 رَحمتیں نازِل فرماتا ہے، 10 گناہ مٹاتا ہے اور 10 دَرَجات بلند فرماتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حاتِم طائی کون تھا؟

سُوال: حاتِم طائی کے مُتعلّق بتائیے کہ یہ کون شخص تھا؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: حاتِم طائی ایک سخی شخص تھا اور آج تک اُس کی سَخاوت مشہور ہے، بلکہ کئی لوگ، یہاں تک بعض اَوقات مُبلّغین بھی اُس کی سَخاوت کی مثالیں دیتے نظر آتے ہیں، حالانکہ یہ شخص مؤمن نہیں تھا۔[3] یہاں اِس بات کی طرف بھی توجّہ دِلانا چاہوں گا کہ اگرچہ حاتِم طائی کی سَخاوت کے واقعات موجود ہیں، لیکن میرے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اَہلِ بَیتِ اَطہار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ سے بڑھ کر دُنیا میں کوئی سخی آیا ہو جو خود بُھوکا رہ کر دوسروں کو کھلا دیتا ہو تو مجھے بتادیں۔

بُھوکے رہ کے خود اوروں کو کھلا دیتے تھے
کیسے صابِر تھے محمّد کے گھرانے والے

1 ...... یہ رِسالہ ۱۷ مُحَرَّمُ الْحَرَام ۱۴۴۲ھ بمطابق 5 ستمبر 2020 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کے شعبے "ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت" نے مُرتّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت)

2 ...... نسائی، کتاب السھو، باب الفضل فی الصلاۃ... الخ، ص ۲۲۲، حدیث: ۱۲۹۴۔

3 ...... دلائل النبوۃ للبیہقی، باب وفد طیء... الخ، ۵/ ۳۴۱ مفھوماً۔

صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم کی سَخاوت کی بھی ایک سے ایک مثالیں ہیں۔ ہاں! اِتنا ضرور ہے کہ حاتم طائی کے بیٹے حضرتِ سَیِّدُنا عدی بن حاتم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اِیمان لے آئے تھے اور صحابی بن گئے تھے۔[1]

(اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) اِس طرح کی رِوایت موجود ہے کہ ”ایک مَرتبہ کسی جنگ کے موقع پر حاتم طائی کی بیٹی گرفتار ہو کر بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہوئی تو اُس نے عرض کی: میرے والد یہ یہ اچھے کام کیا کرتے تھے اور ایسے ایسے تھے، اِس لئے میری رِعایت کی جائے۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک اچھے مسلمان کی علامات ہیں۔ اگر تمہارا باپ مسلمان ہوتا تو ہم اُس کے لئے دُعا کرتے۔“[2]

(**اَمیرِ اَہلِ سُنّت** دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ نے یہ شعر پڑھا:)

جتنا دِیا سَرکار نے مجھ کو اُتنی میری اَوقات نہیں
یہ تو کَرَم ہے اُن کا ورنہ، مجھ میں تو ایسی بات نہیں

یعنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِتنا عطا فرماتے تھے کہ جھولی میں سَماتا نہیں تھا۔

بارِش کے جَمع شُدہ پانی سے وُضو وغسل کرنا کیسا؟

سُوال: جب بارِش ہوتی ہے تو پانی اُونچے مقام سے آکر نچلے مقام پر جَمع ہو جاتا ہے، اُس پانی سے وُضو وغسل کرنا کیسا؟

جواب: بارِش کا پانی پاک ہوتا ہے،[3] اِس لئے اگر وہ کہیں جَمع ہو جائے اور اُس میں ظاہِری طور پر کوئی نَجاست نہ ہو تو اُس

---

1 ......مسندبزار، وممارویٰ عمرو بن شرحبیل عن عمر، ۱/۴۶۹، حدیث: ۳۳۶۔

2 ......حضرتِ سَیِّدُنا علی، شیرِ خُدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے مَروی ہے: جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس قبیلہ طَیِّء کے قیدی لائے گئے تو ایک قیدی لڑکی نے کھڑے ہو کر عرض کی: اے محمد! اگر آپ بہتر سمجھیں تو مجھے آزاد فرما دیں اور قبائلِ عَرَب کو مجھ پر نہ ہنسائیں، کیونکہ میں اپنی قوم کے سَردار حاتِم طائی کی بیٹی ہوں اور بے شک میرا باپ اپنی قوم کی حِمایت کرتا، قیدیوں کو آزاد کرتا، بُھوکوں کو سیر کرتا، کھانا کھلاتا، سَلام کو عام کرتا اور کسی ضرورت مند کو کبھی واپس نہیں لوٹاتا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے لڑکی! یہ سچّے اِیمان والوں کی صفت ہے۔ اگر تیرا باپ مسلمان ہوتا تو ہم ضرور اُس کے لئے رَحمت کی دُعا کرتے۔ (پھر اِرشاد فرمایا:) اِس لڑکی کو آزاد کر دو، کیونکہ اِس کا باپ اچھے اَخلاق کو پسند کرتا تھا اور اللہ پاک بھی اچھے اَخلاق کو پسند فرماتا ہے۔ (دلائل النبوۃ للبیهقی، باب وفد طیء منهم زید الخیل ... الخ، ۵/۳۴۱)

3 ......فتاویٰ رضویہ، ۴/ ۳۳۱۔

سے وُضو اور غسل دونوں کئے جاسکتے ہیں۔ جس طرح ہم بَرتن میں پانی بھر کر رکھتے ہیں تو وہ پاک ہی ہوتا ہے اور اِستعمال بھی کیا جاتا ہے۔ یہ یاد رکھئے کہ جب تک پانی کے ناپاک ہونے کی یقینی معلومات نہ ہوں اُس وقت تک اُسے ناپاک نہیں کہہ سکتے۔

مُنہ سے نکلنے والی اَذِیّت ناک بدبُو اور جہنمیوں کی چیخ

سُوال: جو لوگ بات بات پر گالیاں بکتے ہیں، اُن کے لئے کچھ نصیحت اِرشاد فرمادیجئے۔ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: مسلمان کو گالی دینا فِسق ہے۔[1] جو شخص گالیاں دیتا ہے اُس سے سَلِیْمُ الْفِطْرَت یعنی اچّھی، نفیس اور شریف طبیعت والا شخص بھی گِھن کھاتا ہے اور اُسے کوفت ہوتی ہے۔ گالی دینے کی شریعت میں سختی سے مُمانَعت ہے اور یہ بہت ہی بُری صفت ہے۔ گالی دینے والے کا کوئی ٹھکانا نہیں ہوتا، وہ گدھے، گھوڑے، بکرے، بلکہ دروازے اور دیوار کو بھی گالی دے رہا ہوتا ہے۔ جو گالیاں دیتے ہیں اُنہیں چاہیے کہ توبہ کریں اور جن کو گالیاں دی ہیں اُن سے مُعافی بھی مانگیں، کیونکہ گالی دینے سے مسلمان کی دِل آزاری ہوتی ہے، نیز اِس میں مسلمان کی توہین اور اُس کا حق تلف کرنا بھی ہے۔ اللہ پاک نے اِس کی اِجازت نہیں دی اور یہ سب شریعت میں بھی منع ہے، اِس لئے توبہ کرنی ہوگی اور آئندہ بچنا بھی ہوگا۔ اللہ کریم مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قُربانی کا گوشت ماہِ صَفَر میں اِستعمال کرنا کیسا؟

سُوال: کیا قُربانی کا گوشت صَفَرُ الْمُظَفَّر میں اِستعمال کرسکتے ہیں؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: جی ہاں! قُربانی کا گوشت سارا سال اِستعمال کرسکتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ ڈاکٹروں کے نزدیک طِبّی اِعتبار سے گوشت اِستعمال کرنے کی مُدّت الگ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ”کوئی سا بھی گوشت ہو، 10 یا 15 دِن تک کھالینا چاہیے، بعد میں نقصان ہوتا ہے۔“ ہوسکتا ہے کہ یہ رائے سُوکھے ہوئے گوشت کے بارے میں نہ ہو، کیونکہ پہلے تو گوشت سُکھالیا جاتا تھا، بلکہ اب بھی سُوکھا ہوا گوشت کھاتے لوگوں کو دیکھا ہے۔ لیکن اب فریج (Fridge) کی وجہ سے مُعامَلات بدَل گئے ہیں، لوگ گوشت، مچھلی، سَبزی اور بہت سی چیزیں سال بھر کے لئے Freeze کرلیتے (یعنی جمالیتے) ہیں، بلکہ اِن چیزوں کا کاروبار

[1] ......بخاری، کتاب الایمان، باب خوف المؤمن من ان یحبط عملہ وھو لا یشعر، ۱/۳۰، حدیث: ۴۸۔

کرنے والے تو سالوں تک یہ چیزیں Freeze کر کے چلاتے ہیں اور اِس کا پُورا نِظام ہوتا ہے۔

نعرہ ”ہر صحابیٔ نبی! جنّتی! جنّتی!“ کی حکمت

سُوال: دیکھا گیا ہے کہ آپ اِس بات کو پسند کرتے ہیں کہ بچّے، بُوڑھے اور جوان سبھی یہ نعرہ لگائیں کہ ”ہر صحابیٔ نبی! جنّتی! جنّتی!“ پھر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ”جنّتی! جنّتی!“ کی تکرار بھی کی جاتی ہے۔ یہ اِرشاد فرمائیے کہ آپ کو اِس نعرے کے کیا فوائد نظر آتے ہیں؟ اِس کی حِکمتوں پر کچھ روشنی ڈالئے۔ (نگرانِ شوریٰ حاجی ابو حامد محمد عمران عطّاری)

جواب: ہمارے دِل میں اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ اور اَہلِ بیت رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کی محبّت ہونی چاہیے۔ اَحادیثِ کریمہ میں اِس کی ترغیب موجود ہے۔ اَہلِ بیت کے متعلّق سَرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشاد ملتا ہے کہ ”اپنے بچّوں کو میرے اَہلِ بیت کی محبّت سکھاؤ!“[1] جبکہ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کے بارے میں فرمایا: ”جب اللہ پاک کسی کی بھلائی چاہتا ہے تو اُس کے دِل میں میرے تمام صحابہ کی محبّت پیدا فرما دیتا ہے۔“[2] اِس حدیث میں کوئی معیّن نہیں ہے کہ ”فُلاں یا فُلاں صحابی کی محبّت پیدا فرماتا ہے،“ بلکہ یہ فرمایا ہے کہ ”تمام صحابہ کی محبّت پیدا فرما دیتا ہے۔“ یہ اللہ پاک کا کتنا بڑا کَرَم ہے کہ اُس نے ہمیں تمام صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کی محبّت سے مشرّف فرمایا ہے اور ہمارے دِل میں صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کی محبّت کا چراغ روشن کیا ہے۔ یہ اپنے بَس کی بات نہیں ہے۔ یہ نصیب والوں کا سودا ہے۔

یہ بڑے کَرَم کے ہیں فیصلے، یہ بڑے نصیب کی بات ہے

صحابۂ کِرام اور اَہلِ بَیت رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کا دَرَجہ بہت بڑا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ اللہ و رسول کی محبّت کی طرح صحابہ و اَہلِ بَیت کی محبّت بھی بچّے بچّے کے دِل میں بیٹھ جائے، اِس لئے وقتاً فوقتاً لوگوں کو سمجھاتے، سکھاتے اور ذِہن دیتے رہتے ہیں کہ

ہر صحابیٔ نبی! جنّتی! جنّتی!

---

1 ...... فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اپنی اَولاد کو تین خصلتیں سکھاؤ: (1) اپنے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت (2) اَہلِ بَیت رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کی محبّت اور (3) قرآنِ پاک کی قِراءَت۔ (جامع صغیر، حرف الهمزة، ص ۲۵، حدیث: ۳۱۱)

2 ......تاریخ اصبهان، ۱/۴۶۷، رقم: ۹۲۹۔

یاد رہے کہ اِس بات میں کسی کی تفریق نہیں ہے کہ کوئی صحابی جنّتی ہو اور کوئی جنّتی نہ ہو، کیونکہ قرآنِ کریم واضح اِرشاد فرمارہا ہے: ﴿لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَؕ-اُولٰٓىٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْاؕ-وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰىؕ-وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۠(۱۰)﴾ [1] (ترجمۂ کنزالایمان: تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتحِ مکّہ سے قبل خرچ اور جِہاد کیا، وہ مرتبہ میں اُن سے بڑے ہیں جنہوں نے بعدِ فتح کے خرچ اور جِہاد کیا، اور اُن سب سے اللہ جنّت کا وعدہ فرماچکا، اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے)۔ مفسرِ قرآن، مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ”(صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ) کے دَرَجے اگرچہ مختلف ہیں، مگر اُن سب کا جنّتی ہونا بِالکُل یقینی ہے، کیونکہ رب وعدہ فرماچکا ہے۔ تمام صحابہ عادِل و متّقی ہیں، کیونکہ سب سے رب نے جنّت کا وعدہ فرمالیا۔ جنّت کا وعدہ فاسق سے نہیں ہوتا۔“ [2] بہر حال! ہر صحابی، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحابیت کی نسبت سے ہمارے لئے وَاجِبُ التَّعْظِیْم ہے اور کسی بھی صحابی کی گستاخی حَرام اور گمراہی ہے۔ [3]

صحابی کی تعریف

ہر صحابی کا اپنا مقام اور اپنی فضیلت ہے۔ ہمیں ہر صحابی پر بالکل آنکھیں بند رکھنی ہیں۔ صحابی وہ ہوتا ہے جس نے اِیمان کی نظر سے سَرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ظاہِری حیات میں دیکھا ہو، چاہے ایک لمحے کی صحبت مِل گئی ہو، اور اِیمان پر دُنیا سے رُخصت ہُوا ہو۔ [4] حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اگرچہ نابینا تھے اور ظاہِری آنکھ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت نہ کر پائے، لیکن چونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے صحبت پائی ہے، اِس لئے آپ بھی صحابی ہیں۔ [5] تو جو خُوش نصیب فرد صحابی ہے وہ جنّتی ہے۔

---

1 ......پ۲۷، الحدید: ۱۰۔

2 ......تفسیر نور العرفان، پ۲۷، الحدید، تحت الآیۃ: ۱۰، ص ۸۶۰۔

3 ......بہار شریعت، ۱/ ۲۵۲، حصّہ: ۱ مفہوماً۔

4 ......فتح الباری، کتاب فضائل اصحاب النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ۸/ ۳-۴ ملخصاً۔ نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر، ص ۱۱۱۔

5 ......نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر، تعریف الصحابی وشرحہ، ص ۱۱۱۔

شانِ صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ

(1) قرآنِ کریم کے بعد سب سے قابلِ اِعتماد کتاب ”بُخاری شریف“ میں ہے: ”میرے اَصحاب کو بُرا بھلا نہ کہو، اِس لئے کہ اگر تُم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے، تو اُن (یعنی صحابہ) کے ایک مُد (یہ ناپ کا ایک پیمانہ ہے) کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا اور نہ اُس مُد کے آدھے کو۔“[1]

(2) صِحاحِ سِتّہ میں شامل مشہور کتاب ”تِرمذی شریف“ میں ہے: ”نانائے حسنین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: میرے صَحابہ کے مُعامَلے میں اللہ سے ڈرو، میرے صَحابہ کے مُعامَلے میں اللہ سے ڈرو، میرے بعد اُن کو طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنالینا، پس جس شخص نے اُن سے محبّت کی اُس نے میری محبّت کی وجہ سے اُن سے محبّت کی، اور جس نے اُن سے بُغض رکھا تو اُس نے میرے بُغض کے سبَب اُن سے بُغض رکھا، اور جس نے اُنہیں اِیذا پہنچائی تو اُس نے ضرور مجھے اِیذا پہنچائی، اور جس نے مجھے اِیذا پہنچائی تو ضرور اُس نے اللہ پاک کو اِیذا پہنچائی، تو جس نے اللہ پاک کو اِیذا پہنچائی، قریب ہے کہ اللہ پاک اُس کی پکڑ فرمائے گا۔“[2]

شانِ صِدّیق و فارُوق رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا

اِمام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اُستاذِ محترم حضرتِ سَیِّدُنا اِمام اِبنِ اَبی شَیْبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حدیثِ پاک نقل کرتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا علی، شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اِرشاد فرمایا: اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد اِس اُمّت میں سب سے زِیادہ بہتر حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہیں اور اُن کے بعد حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فارُوق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہیں۔[3]

حضرتِ سَیِّدُنا صدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی بھی کیا بات ہے! آپ خطبے میں بھی سُنتے ہوں گے کہ ”اَفْضَلُ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ بِالتَّحْقِیْق۔ یعنی حضرتِ سَیِّدُنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تمام نبیوں اور رسولوں کے بعد تمام اِنسانوں سے اَفضل ہیں۔“[4]

1. ......بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لو کنت متخذا... الخ، ۲/۵۲۲، حدیث: ۳۶۷۳۔
2. ......ترمذی، کتاب المناقب، باب فی من سبّ اصحاب النبی، ۵/۴۶۳، حدیث: ۳۸۸۸۔
3. ......مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، باب ما ذکر فی ابی بکر الصدیق، ۱۷/۴۲، حدیث: ۳۲۶۱۳۔
4. ......فتاویٰ رضویہ، ۲۸/۴۷۸۔

حضرتِ سَیِّدُنا صدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پر ہماری جانیں، ہماری شانیں، ہماری آنیں اور ہماری آنے والی نسلیں قُربان!! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مقام تو دیکھو کہ "یارِ غار" بھی ہیں، کیونکہ آپ ہجرت کے دوران پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ غارِ ثَور میں رہے۔[1] اور "یارِ مزار" بھی ہیں، کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں آرام فرما ہیں۔[2] آپ کے علاوہ حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں آرام فرمارہے ہیں۔[3] جب حشر میں اُٹھیں گے تو اِن حضرات کی شان یہ ہوگی کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سیدھے ہاتھ میں حضرتِ سَیِّدُنا صدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اور بائیں ہاتھ میں حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ہاتھ ہوگا،[4] جبکہ پیچھے "اَہلِ بقیع" ہوں گے۔[5] ایسی شان و شوکت کے ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُواری چلے گی۔ کاش! ہمیں بھی یہ سَعادت مِل جائے کہ جنّتُ البقیع میں ہماری تدفین ہو جائے اور کاش! ہم بھی اُس جُلوس میں شامِل ہوں۔

شانِ اَمیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

صِحاحِ سِتّہ یعنی حدیثِ پاک کی چھ مشہور کتابوں میں سے ایک کتاب "تِرمِذی شریف" میں دُعائے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِه۔ یعنی اے اللہ پاک! اِنہیں (یعنی حضرتِ امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو) ہادِی (یعنی ہِدایَت دینے والا) مَہْدِی (یعنی ہِدایت یافتہ) بنا، اور اِن کے ذریعے لوگوں کو ہِدایت دے۔"[6] ایک حدیث میں اِرشاد فرمایا: "اے مُعاوِیہ! میں تُم سے ہوں اور تُم مجھ سے ہو، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دو اُنگلیاں (دَرمیان اور اُس کے ساتھ والی) مِلا کر فرمایا: تُم جنّت کے دروازے پر میرے ساتھ اِس طرح ہوگے۔"[7] کیا شان ہے! سُبْحٰنَ اللّٰہ۔

---

1. ......المواهب اللدنية، المقصد الاول، هجرته، ۱/۱۴۶۔
2. ......تاریخ الخلفاء، ص ۶۵۔
3. ......طبقات کبریٰ لابن سعد، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۸۱۔
4. ......ترمذی، کتاب المناقب، باب قوله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لابی بکر ثم عمر: "هکذا نبعث یوم القیامة"، ۵/۳۷۸، حدیث: ۳۶۸۹۔
5. ......ترمذی، کتاب المناقب، باب انا اول من تنشق عنه الارض، ثم ابو بکر و عمر، ۵/۳۸۸، حدیث: ۳۷۱۲۔
6. ......ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب معاوية بن ابی سفيان، ۵/۴۵۵، حدیث: ۳۸۶۸۔
7. ......ابن عساکر، ذکر من اسمه معاوية، ۵۶/۹۹، رقم: ۱۲۳۱۱۔

شانِ ابُو سُفیان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو سُفیان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، حضرتِ سَیِّدُنا اَمیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے والِدِ مُحترم اور عظیم صحابیِ رَسُول ہیں۔[1] آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نسب چند واسطوں سے اللہ کریم کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَمّی جان حضرتِ سَیِّدَتُنا آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے جاملتا ہے۔[2] جب حضرتِ سَیِّدُنا اَبو سفیان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ غزوۂ حُنَیْن میں حاضِر ہوئے تو رَحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو مالِ غنیمت سے 100 اُونٹ اور چار اوقیہ (ایک ناپ ہے) چاندی عطا فرمائی تھی۔[3] آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے بڑی قُربانیاں دیں، یہاں تک کہ اپنی دونوں آنکھیں راہِ خُدا میں جِہاد کے اندر قُربان کر دیں۔[4]

آج سے تقریباً 500 سال پہلے کے مشہور مُحدِّث حضرتِ سَیِّدُنا اِمام ابنِ حَجر عَسْقَلَانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ایک حدیثِ پاک نقل کرتے ہیں: "غزوۂ طائف میں جب حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو سفیان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ایک آنکھ شہید ہوئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے اور عرض کی: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری آنکھ راہِ خُدا میں شہید ہوگئی ہے۔ اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اگر تُم چاہو تو میں تمہارے لئے دُعا کروں اور یہ تمہیں لوٹا دی جائے (یعنی واپَس دے دی جائے)۔ اور اگر تُم چاہو تو (اِس پر صبر کرو) تمہارے لئے جنّت ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو سفیان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: پس جنّت (یعنی میں صبر کرکے جنّت کا طالب ہوں)۔"[5] اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِن سے محبّت کا عالَم سُنئے! ایک مَرتبہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِنہیں عَجْوَہ کھجور تحفے میں بھجوائی اور فرمایا: مجھے تحفے میں کھانا بھیجو![6]

---

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ٦/ ۷۵۔
2 ......الاصابة فی تمییز الصحابة، حرف الصاد المھملة، صخر بن حرب، ۳/ ۳۳۲۔
3 ......اسد الغابة، ۳/ ۱۱۔
4 ...... سیرت مصطفٰے، ص ۱۹۳۔
5 ......الاصابة فی تمییز الصحابة، حرف الصاد المھملة، صخر بن حرب، ۳/ ۳۳۴۔
6 ......الاصابة فی تمییز الصحابة، حرف الصاد المھملة، صخر بن حرب، ۳/ ۳۳۳۔

اِن حضرات کی بڑی شانیں ہیں۔ بس میری خواہش ہے اور یقیناً ہر دَرد رکھنے والے عاشقِ صحابہ و اَہلِ بَیت کی بھی یہی خواہش ہو گی کہ ہر صحابی اور اَہلِ بَیت کے ہر فرد کی محبّت دِلوں میں راسخ اور مضبوط ہو جائے، نیز ہر لمحے اور ہر سانس اُن کی محبّت باقی رہے، یہاں تک کہ جب دُنیا سے جائے تو اُن کی محبّت دِل میں سَلامت ہو۔ ہم سب کو چاہیے کہ اپنی اَولاد کو بھی صحابۂ کِرام اور اَہلِ بَیت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کی محبّت کا ذِہن دیں اور اُنہیں اِن حضرات کی محبّت کے جام بھر بھر کر پلائیں۔ اگر ہم اِس میں کوتاہی کریں گے تو خدانخواستہ آخرت میں مشکلات کھڑی ہو سکتی ہیں۔ اللہ کریم ہم سب کو صحابہ و اَہلِ بَیت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کی محبّت میں مضبوط کرے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اپنی مادَری زبان میں دُعا مانگنا کیسا؟

سُوال: کیا اپنی مادَری زَبان، جیسے پشتو وغیرہ میں دُعا کر سکتے ہیں؟ یا عَرَبی میں دُعا مانگی جائے تبھی قُبول ہوتی ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: دُعا اپنی زبان میں کی جا سکتی ہے۔ اور اِنسان اپنے قلبی جذبات زِیادہ صحیح طریقے سے اپنی زبان میں ہی بیان کر پاتا ہے، کیونکہ ہر شخص کو عَرَبی نہیں آتی۔ ہاں قُرآن و حدیث میں آنے والی دُعائیں جنہیں "دُعائے ماثُورہ" کہا جاتا ہے[1] وہ بھی حُصولِ بَرَکت کے لئے پڑھنی چاہئیں۔

وَلی بننے کی دُعا کرنا کیسا؟

سُوال: اپنے بیٹے کو اللہ کا وَلی بنانے کا کیا طریقہ ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: وَلی، اللہ پاک کی عطا سے بنتا ہے، کوشش سے نہیں بنتا کہ "میں کوشش کروں اور یہ یہ کر لوں، تاکہ وَلی بن جاؤں۔" وِلایت وَہْبی اور عطائی ہے، کَسبی نہیں ہے،[2] یعنی کوشش سے نہیں ملتی۔ جو وِلایت کو کسبی مانے وہ گمراہ ہے۔ البتّہ یہ دُعا کر سکتے ہیں کہ "میرا بیٹا وَلی بن جائے۔" اگر آپ کو وَلی بننے کا شوق ہے تو اپنے لئے بھی دُعا کر لیں کہ "ہم باپ

---

1 ...... بہشت کی کنجیاں، ص۱۵۷۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۶۰۶۔

بیٹے وَلی بن جائیں، بلکہ ہمارا سارا خاندان وَلی بن جائے۔“ یہ دُعا کرنے میں حَرَج نہیں ہے۔

”مولانا بنے تو بُھوکے مَر جاؤ گے“ یہ کہنا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ یُوں کہتے ہیں کہ ”دُنیاوی تعلیم حاصل کرو گے تو عیش کرو گے، علمِ دین سیکھ کر مولانا بنے تو بھوکے مَر جاؤ گے۔“ یہ اِرشاد فرمائیے کہ ایسا کہنا کیسا؟ نیز ایسا کہنے والوں کی کس اَنداز میں اِصلاح کی جائے؟ (محمد عمیر حمزہ عطّاری۔ واہ کینٹ)

جواب: دَعوتِ اِسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”کُفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب“[1] میں ہے: ”سُوال: ”دُنیوی تعلیم حاصِل کرو گے تو عیش کرو گے، علمِ دین سیکھ کر مولوی بنو گے تو بُھوکے مَرو گے“ یہ کہنا کیسا؟ جواب: اِس جملہ میں علمِ دین کی توہین کا پہلو نُمایاں ہے۔ اِس لئے کُفر ہے۔ قائل (یعنی جو ایسا کہہ رہا ہے، اُس) پر توبہ و تجدیدِ اِیمان لازِم ہے (یعنی اپنے کہے سے توبہ بھی کرے اور نئے سِرے سے اِیمان لا کر اِیمان کی تجدید یعنی Renew کرے اور توبہ کر کے کلمہ پڑھے) اور اگر علم و عُلَما کی توہین ہی مقصود تھی تو قَطعی کفر ہے، قائل کافِر و مُرتَد ہو گیا اور اُس کا نِکاح بھی ٹُوٹا اور پچھلے نیک اَعمال بھی ضائع ہوئے۔“[2] بہر حال! علمِ دین، دینی کتاب اور شریعت کی توہین کُفر ہے۔[3] اگر عالِمِ دین کی توہین علمِ دین کی وجہ سے کرتا ہے تب بھی کُفر ہے۔[4] اللہ کریم ہم سب کا اِیمان سلامت رکھے۔

رہی یہ بات کہ ”جو علمِ دین حاصل کرتا ہے وہ بُھوکا مَرتا ہے“ تو یاد رہے کہ بُھوکے دُنیاوی تعلیم یافتہ لوگ مَرتے ہیں۔ میرا بڑا پُرانا چیلنج ہے جس کا ابھی تک کسی نے جواب نہیں دیا کہ ”کوئی ایک ایسی مثال لاؤ کہ کسی عالِم اور مفتیٔ اِسلام نے کبھی خُودکشی کی ہو۔“ حالانکہ دُنیا میں روزانہ شاید ایک منٹ میں تین لوگ خُودکشی کرتے ہیں، اِس کے باوُجود بھی آج

---

1 ...... ”کُفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب“ یہ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف ہے جس کے 675 صفحات ہیں۔ اِس کتاب میں مختلف چیزوں کے متعلق بولے جانے والے کُفریہ کلمات کی مثالیں، سُوال وجواب کی صورت میں اُن کا حکم، تجدیدِ اِیمان و تجدیدِ نِکاح کا طریقہ اور کافِر کو مسلمان کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ ہر مسلمان مَرد و عورَت کو اپنے اِیمان کی حِفاظت کے لئے اِس کتاب کا مُطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔ (شعبہ ملفوظاتِ اَمیرِ اَہلِ سُنّت)

2 ...... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۵۷۳۔

3 ...... مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر، کتاب السیر والجھاد، باب المرتد، فصل ان الفاظ الکفر انواع، ۲/ ۵۰۹۔

4 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۱۲۹۔ مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر، کتاب السیر والجھاد، باب المرتد، فصل ان الفاظ الکفر انواع، ۲/ ۵۰۹۔

تک کسی عالِم کے خُودکُشی کرنے کی ایک مثال بھی سامنے نہیں آئی۔ یہ بات یاد رہے کہ یہاں عالِم سے مُراد علم کا عالِم ہے، ہر داڑھی والا شخص عالِم نہیں ہوتا۔ بے روزگاری سے تنگ آکر خُودکُشی کرنے والے عُموماً ماڈرن لوگ ہوتے ہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عالِمِ دین خُوشحال ہوتا ہے اور اُسے اِتنی ٹینشن نہیں ہوتی جتنی عام آدمی کو ہوتی ہے۔ مَزید یہ کہ عالِمِ دین کی مُعاشرے میں عزّت بھی ہوتی ہے، جب آئے تو اُس کی دَست بوسی کی جاتی ہے، اِحترام کیا جاتا ہے، اچّھی اور عزّت کی جگہ پر بٹھایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مسجد کا اِمام جو عالِم نہ ہو اُس کی بھی عزّت کی جاتی ہے۔ جبکہ اِس کے مُقابَلے میں عام آدمی کی اِتنی عزّت نہیں ہوتی۔ اِس لئے یہ تصوُّر غَلَط ہے کہ ”دُنیاوی تعلیم حاصل کروگے تو عیش کروگے۔“ عالِمِ دین ہونے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ دُنیاوی تعلیم سے کورا ہو، اِنگلش بولنے والے عُلَمائے کِرام بھی ہوتے ہیں۔ ہماری دَعوتِ اِسلامی میں بھی ایک سے ایک عُلَمائے کِرام ہیں جو اِنگلش بھی جانتے ہیں اور اچّھی دُنیاوی معلومات بھی رکھتے ہیں۔

کیا شیطان بھی نیکی کرواتا ہے؟

سُوال: کیا شیطان بھی اِنسان سے نیکی کرواتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو یہ کیسے پتا چلے کہ کونسی نیکی شیطان نے کروائی ہے؟

جواب: جی ہاں! بعض اَوقات شیطان نیکی کرواتا ہے، لیکن اُس میں بھی اِس کی شرارت داخل ہوتی ہے۔ جیسا کہ حِکایت ہے کہ ”ایک مَرتبہ شیطان نے حضرتِ سَیِّدُنا اَمیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو نمازِ فجر کے لئے جگایا کہ: ”اُٹھئے اور جَماعت سے نماز پڑھ لیجئے!“ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے پوچھا: تُو کون ہے؟ اُس نے کہا: ”میں شیطان ہوں۔“ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: تیرا کام تو نماز سے روکنا ہے، تو نے نماز کے لئے کب سے اُٹھانا شروع کر دیا! بولا: آپ کو پتا ہے کہ اگر آپ کی جَماعت نکل گئی یا نماز قضا ہو گئی تو آپ اِتنا روئیں گے اور توبہ واِستِغفار کریں گے کہ آپ کو ایک نَماز کے بدلے نہ جانے کتنی نمازوں کا ثَواب مِل جائے گا، یُوں آپ کے کئی دَرَجے بلند ہو جائیں گے، اِس لئے میں آپ کو کیسے سونے دوں! آپ صرف ایک نَماز پڑھ لیں۔“[1]

نیک کام کرنے پر گُناہ مِلنے کی صُورتیں

البتّہ بعض اَوقات شیطان نیکی کرواکر پھنسا دیتا ہے، جیسے کسی کو نیکی کرواکر رِیاکاری میں مبتلا کر دیتا ہے، اُس وقت

1 ......مثنوی مولوی معنوی، دفتر دوم، بیدار کردن ابلیس... الخ، ۲/۲۴۸-۲۴۹ ملخصاً۔

بندہ سمجھتا ہے کہ میں نیک کام کر رہا ہوں، اور واقعی وہ کام نیک بھی ہوتا ہے، لیکن اُسے اِس بات کا علم نہیں ہو پاتا کہ شیطان نے اُس کو رِیاکاری میں مبتلا کر دیا ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی کام بَظاہِر نیک ہوتا ہے، لیکن اُس میں کسی دوسرے کی حق تلفی اور دِل آزاری ہو رہی ہوتی ہے، جیسا کہ کوئی شخص بلند آواز سے تِلاوت کر رہا ہے اور اُس کے قریب ایک بندہ سویا ہوا ہے جس کی تِلاوت کی وجہ سے بار بار آنکھ کُھل رہی ہے، مَزید یہ کہ وہ بے چارہ دَرخواست بھی کر رہا ہے کہ آہستہ آواز سے تِلاوت کر لیجئے! لیکن تِلاوت کرنے والا کہتا ہے کہ ”تُو مجھے قرآنِ کریم پڑھنے سے روکتا ہے!!“ تو یاد رہے کہ ایسی صُورَت میں تِلاوت کرنے والا گُناہ گار ہوگا۔[1] اِسی طرح بعض لوگ آدھی رات تک ایکو ساؤنڈ پر نعت خوانی کر رہے ہوتے ہیں، حالانکہ گھروں میں لوگ پریشان ہو رہے ہوتے ہیں اور بچّے چونک چونک کر جاگ رہے ہوتے ہیں۔ یاد رکھئے! اگر محلے کے دو چار آدمی آپ کے ساتھ نعت خوانی میں شریک ہیں تو اِس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ ایک دِن کا بچّہ، 100 سال کی بُڑھیا اور دِل کا مَریض بھی آپ کی تائید میں ہے کہ ایکو ساؤنڈ چلاؤ! اگر ایسی صُورَتِ حال میں کوئی نعت خوانی سے روکتا ہے تو اُس سے کہتے ہیں: ”تُو ہمیں نعت خوانی سے روکتا ہے!!“ حالانکہ یہ سب ہم سے شیطان کروا رہا ہوتا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہم بڑے نیک اور بہت بڑے عاشقِ رسول ہیں۔ یہ ذِہن میں رکھئے کہ ہمیں ایسا نہیں کرنا، نعت و تِلاوت کیا! ہماری آواز سے بھی کسی کو تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ اِحرام والے شخص کے تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْك) پڑھنے کے متعلق لکھا ہے کہ لَبَّیْك پڑھنا مستحب اور ثَواب کا کام ہے،[2] اِس کی وجہ سے کسی نمازی، تِلاوت کرنے والے یا کسی سوئے ہوئے شخص کو تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔[3] بعض لوگ جشنِ وِلادت کے دِنوں میں بڑے بڑے اِسپیکر لگا کر اُن کا رُخ کسی کے گھر کی طرف کر دیتے ہیں جس سے وہ بے چارے سو نہیں پاتے، اور اگر وہ اِس کی شکایت کریں تو اِسپیکر لگانے والے لڑائی کرتے ہیں۔ ہم بھی جشنِ وِلادت مناتے ہیں اور مناتے رہیں گے۔ اِنْ شَآءَ الله۔ لیکن اِس میں سب کام شریعت کے مُطابِق ہونا چاہیے۔ یہ خَیال ضرور رکھنا چاہیے کہ ہمارے کسی عمل سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔

---

1 ......ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ۲ / ۳۰۴۔ بہارِ شریعت، ۱ / ۵۴۴، حصّہ: ۳۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۰ / ۷۹۳ ماخوذاً۔

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۰ / ۷۳۵۔

بارِش زَدگان کی اِمداد کرنے والے اِحتیاط کریں!!

ایسے بہت سے کاموں کی مثالیں دی جاسکتی ہیں جنہیں بندہ نیک اَعمال سمجھ کر کررہا ہوتا ہے، لیکن اُن اَعمال کا شُمار گُناہوں میں ہوتا ہے، جیسے قُربانی کی کھالیں جمع کرنا نیک کام ہے، مگر خُون والے کپڑوں میں نَماز پڑھنا نیک کام نہیں ہے۔ اِسی طرح ویلفیئر کے ذریعے بارِش زَدَہ اَفراد کی خدمت ہورہی ہے، یہ نیک کام ہے، لیکن اگر کسی جگہ گٹر کا پانی کھڑا ہے اور کوئی اُس سے گُزر کر کھانا پانی دینے جارہا ہے اور نَماز کے لئے کپڑے اور بَدَن پاک نہیں کررہا، یا سِرے سے نَماز ہی قضا کررہا ہے تو یہ بھی ثواب کا کام نہیں ہے۔ اِسی طرح اگر کوئی بارِش کے کھڑے ہوئے پانی میں اپنے کپڑے بچانے کے لئے آدھی رانیں کھول کر چل رہا ہے تو یہ بھی صحیح نہیں ہے، ہاں! جب تک یہ حصّہ پانی میں چُھپا ہوا ہے اور نظر نہیں آرہا تب تک تو ٹھیک ہے، لیکن اگر گھٹنے پانی کے باہر نظر آرہے ہیں تو گُناہ گار ہوں گے۔[1] اب تو کئی جگہوں پر پانی کے ساتھ گٹروں نے بھی اپنا قبضہ جمایا ہوا ہو گا، اِس لئے ایسی جگہ پر پُھونک پُھونک کر قَدَم اُٹھانا ہے، تھیلی میں کپڑے ساتھ رکھیں اور ایسا اِنْتِظام کریں کہ جن اَوقات میں کھانا دینے جائیں اُن اَوقات میں کوئی نَماز درمیان میں نہ آتی ہو، مثلاً عصر پڑھی، اب مَغرِب کا وقت قریب ہے، لیکن آپ دو میل دُور پانی میں دُکھیاری اُمّت کی خدمت کرنے جارہے ہیں تو خدمت کرنا اگرچہ اچّھی بات ہے، لیکن نَماز پڑھنا تو فرض ہے، لہٰذا ذرّہ بھر بھی کوئی ایسی کوتاہی نہیں کرنی جس سے ہمارا کوئی فرض یا واجب چُھوٹ جائے، یا ہمارے کپڑے اور بَدَن ناپاک ہونے کی وجہ سے ہم نَماز سے مَحروم رہ جائیں۔ ہمیں ہر کام شریعت کے اُصولوں کے مُطابِق کرنا ہے۔

روزِ مَحشر کہ جاں گُداز بُوَد　　　اَوَّلیں پُرسِشِ نَماز بُوَد

---

[1] ...... حضرت مولانا مُفتی محمد اَمجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مَرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک عَورَت ہے، یعنی اِس کا چُھپانا فرض ہے۔ ناف اِس میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔ اِس زمانہ میں بہتیرے ایسے ہیں کہ تہبند یا پاجامہ اِس طرح پہنتے ہیں کہ پیڑو (یعنی ناف کے نیچے) کا کچھ حصّہ کھلا رہتا ہے، اگر کُرتے وغیرہ سے اِس طرح چُھپا ہو کہ جِلد کی رنگت نہ چمکے تو خیر، ورنہ حَرام ہے اور نَماز میں چوتھائی کی مِقدار کُھلا رہا تو نَماز نہ ہوگی اور بعض بے باک ایسے ہیں کہ لوگوں کے سامنے گھٹنے، بلکہ ران تک کھولے رہتے ہیں، یہ بھی حَرام ہے اور اِس کی عادت ہے تو فاسِق ہیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۴۸۱، حصّہ ۳)

یاد رہے! قیامت کے دِن سب سے پہلے نماز کا سُوال پوچھا جائے گا، جس کی نماز دُرُست ہو گی اُس کے باقی اَعمال بھی دُرُست ہوں گے، اور جس کی نماز ہی بگڑی اُس کے باقی اَعمال بدرجۂ اَولیٰ خراب ہوں گے۔[1] اِس لئے ہمارا ہر کام عین شریعت کے دائرے میں رہ کر اللہ و رسول کے اَحکامات کے مُطابِق ہونا چاہیے۔ اگر آپ کسی مالدار کی جیب کاٹ کر بولیں گے کہ میں غریبوں کی مَدد کروں گا تو اِس کی اِجازت تھوڑی ملے گی۔ اللہ پاک میرا اور آپ کا، نیز ہمارے نیکیاں کرنے کا محتاج نہیں ہے۔ لیکن کوئی بھی نیکی کرتے وقت اگر ہم نے تھوڑی سی بھی شریعت کی حد توڑی تو وہ نیکی پھر نیکی نہیں رہے گی اور اُس پر ثواب بھی نہیں ملے گا۔

سیلاب زَدگان کے لئے دُعائے اَمیرِ اَہلِ سُنّت

سُوال: ہمارے عَلاقے میں سیلاب آ گیا ہے جس نے بہت تباہی مچادی ہے، ایک مسجد بھی شہید ہو گئی ہے اور روڈ بھی خراب ہو گئے ہیں۔ دُعا فرمادیجئے کہ ہمارے علاقے میں سیلاب بند ہو جائے۔ (عبد السّلام عطّاری۔ بَحرین، سوات، پاکستان)

جواب: اللہ کریم بَحرین والوں پر رَحم فرمائے۔ یا اللہ! جہاں جہاں عاشقانِ رسول پانی، سیلاب اور برسات کی وجہ سے پریشان ہیں سبھی پر رَحمت کی نظر فرما۔ کراچی، سندھ، پنجاب اور جہاں جہاں بارش کی وجہ سے تباہی مچی ہوئی ہے سب کی مشکل آسان کر دے۔ یا اللہ! جو اِس میں فوت ہو گئے اُن کو بے حساب بخش دے۔ جو زَخمی ہوئے اُنہیں شِفا دے۔ جو بچھڑ گئے اُنہیں اپنے پیاروں سے مِلا دے۔ یا اللہ! جس کا جو نقصان ہوا اُسے اِس نقصان کا نِعْمَ الْبَدَل عطا فرما۔ یا اللہ! سب پر رَحمت کی نظر فرما اور اِن چیزوں سے عبرت حاصل کرنے کی بھی سَعادت عطا فرما۔ یا اللہ! جہاں جہاں بارِشوں کی وجہ سے میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت تکلیفوں میں ہے، سب کو راحت دے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سیلاب اور بارِش میں عذابِ جہنّم کی یاد ہے

آج یہ پانی کا سیلاب اور ذَخیرہ ہمیں ڈرا رہا ہے، حالانکہ جہنّم میں آگ کا ذَخیرہ ہو گا جو کالے رنگ کا ہو گا اور وہاں

1 ......ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء ان اول مایحاسب...الخ، ۱/۴۲۲، حدیث: ۴۱۳۔

گُھپ اندھیرا ہو گا۔[1] جہنم کی آگ ایسی گرم ہو گی کہ دُنیا میں ایسی گرم آگ ہے ہی نہیں۔[2] جو مُجرِم اُس میں ڈالے جائیں گے اُن کا کیا ہو گا!! یہ سب عبرت کے مقامات ہیں۔ ہم بارِش کے قطروں سے ڈرتے ہیں، یہ اللہ کا کَرَم ہے کہ ہم پر پتّھروں کی بارِش نہیں ہو رہی، جہنّم میں تو پتّھروں کی بارِش ہو گی، بادَل آئیں گے جنہیں دیکھ کر جہنمی سمجھیں گے کہ اِن سے پانی برسے گا، لیکن اُن سے پتّھر گریں گے جو کھوپڑیاں پھاڑ دیں گے۔[3] ہم اللہ کریم سے اَمان چاہتے ہیں اور عافیت کا سُوال کرتے ہیں۔

کم وَقت میں زِیادہ عِلم حاصِل کرنے کا طریقہ

سُوال: کم وقت میں زِیادہ علم حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ (اُویس رَضا)

جواب: جو ذہین ہوتا ہے وہ کم وقت میں زِیادہ علم حاصل کرلیتا ہے، کیونکہ ذہین جو پڑھتا ہے اُسے یاد رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے اُسے وقت کم لگتا ہے۔ جبکہ جو کم ذہین ہوتا ہے اُس کو زِیادہ وقت لگتا ہے۔ کَعْبَۃُ اللہ شریف کی طرف مُنہ کرکے بیٹھ کر یاد کرنے سے جلدی یاد ہو جاتا ہے۔ علّامہ زَرْنُوْجِی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے دو طَلَبہ کی حکایت لکھی ہے جس کا خُلاصہ یہ ہے کہ ”کسی جگہ سے دو طالبِ علموں نے علمِ دین حاصل کرنے کے لئے سَفَر کیا اور جب پڑھ کر واپس آئے تو اُن میں سے ایک بہت بڑے عالِم بن کر آئے، جبکہ دوسرے ایسے نہیں تھے۔ جب عُلَمائے کِرام نے معلومات حاصل کیں کہ یہ فرق کیوں ہے؟ تو یہ بات سامنے آئی کہ جو بہت اچھے عالِم بن کر آئے تھے وہ جب بھی سَبَق یاد کرتے یا علمِ دین حاصل کرتے تھے تو اِس بات کا اِہتِمام کرتے تھے کہ اُن کا رُخ قبلہ کی طرف رہے۔ تو عُلَمائے کِرام نے فیصلہ دیا کہ یہ کعبے کی طرف منہ کرکے بیٹھنے کی بَرَکت ہے۔“[4] کعبے کی طرف رُخ کرکے بیٹھنا سُنّت ہے،[5] کیونکہ پیارے آقا صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکثر

---

1 ......ترمذی، کتاب صفۃ جھنم، ۷-باب، ۴/۲۶۶، حدیث: ۲۶۰۰۔

2 ......بہار شریعت میں ہے: یہ جو دنیا کی آگ ہے اُس (یعنی جہنم کی) آگ کے ستّر جُزوں میں سے ایک جُز ہے۔ (بہار شریعت، ۱/ ۱۶۴، حصّہ ۱)

3 ......تفسیر ثعلبی، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۴، ۱/۱۶۹۔

4 ......تعلیم المتعلم، فصل فی الورع فی حال التعلم، ص ۱۱۴۔ راہِ علم، ص ۸۳۔

5 ......جمع الجوامع، حرف الخاء، ۴/۲۸۳، حدیث: ۱۱۸۷۶۔

کعبے کی طرف رُخ کرکے بیٹھا کرتے تھے۔[1]

صحّت مند اَفراد کے کُرسی پر بیٹھنے کے نقصانات

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دو زانو (یعنی جس طرح اَلتَّحِیّات میں بیٹھتے ہیں اُس طرح) بیٹھا کرتے تھے۔[2] اِس طرح بیٹھنے میں عاجزی بھی زِیادہ ہے۔ اب حالت یہ ہے کہ ہماری نئی نَسل کُرسیوں پر بیٹھ رہی ہے، حالانکہ میں نے بزرگوں اور عُمر رَسیدہ اَکابِر عُلَمائے کِرام کو بھی زمین پر بیٹھے دیکھا ہے۔ اب تو نِظام بِالکُل بَدَل گیا ہے۔ نوجوان عُلَما بھی کُرسی ٹیبل پر بیٹھتے ہیں، اگرچہ کُرسی ٹیبل پر بیٹھنا کوئی گُناہ کا کام نہیں ہے، لیکن میں یہ مشورہ دیتا ہوں کہ جسے مجبوری نہ ہو وہ کُرسی پر نہ بیٹھا کرے۔ یہ میں نے اپنا تجرِبہ عرض کیا ہے۔ میں تو اب مجبور ہو گیا ہوں، ڈاکٹر نے مجھے کہا ہے کہ کُرسی پر بیٹھ کر نَماز پڑھا کرو! اِس کے علاوہ ڈاکٹر نے مجھے سیڑھی سے اُترنے، چڑھنے اور زمین پر بیٹھنے سے بھی منع کیا ہے۔ میں نے ڈاکٹر صاحب کی مُفتی صاحب سے بات چیت کروائی تھی، اِس کے علاوہ جو مجھے اِشکالات تھے وہ بھی میں نے وارِد کئے تھے، اُس کے بعد میں نے کُرسی پر بیٹھ کر نَماز پڑھنا شروع کی تھی۔ اب تو میرا کھانا پینا بھی کُرسی ٹیبل پر ہی ہوتا ہے۔ مجھے پلنگ پر سونے کی عادت ہی نہیں تھی، کبھی اگر کہیں جانا ہوا اور با اَمرِ مجبوری پلنگ پر سونا پڑا تو وہ الگ بات ہے، ورنہ میں نیچے زمین پر چَٹائی بچھا کر ہی سوتا تھا اور یہ میرا دعوتِ اِسلامی سے پہلے کا معمول تھا، مگر اب میں پلنگ پر سوتا ہوں، کیونکہ اب میں نیچے بیٹھ ہی نہیں سکتا، حالانکہ مجھے زمین پر بیٹھنے کا شوق ہوتا ہے۔ ہاں! اگر کوئی مجھے پکڑ کر بٹھائے تو زمین پر بیٹھ سکتا ہوں، جیسے میدانِ عَرَفات میں مجھے اِسلامی بھائی نے پکڑ کر زمین پر لِٹا دیا تھا تو میں لیٹ گیا تھا۔ اب تو شاید میری زندگی کا آخری دورانیہ ہو۔ اللہ اِیمان سَلامت رکھے اور بُرے خاتمے سے بچائے۔

جو نوجوان کُرسیوں پر بیٹھتے ہیں میں اُن کی بھلائی کی بات کر رہا ہوں، ورنہ پچھتائیں گے۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ کئی پچھتا بھی رہے ہوں اور زمین پر بیٹھنا اُن کو مُوافِق نہ آتا ہو۔ مسجدوں کے وَعظ، جُمُعہ کے خطبے، ہفتہ وار اِجتماعات یا ساری رات

---

1 ......احیاء العلوم، کتاب آداب المعیشۃ واخلاق النبوۃ، ۲/۴۴۹۔

2 ......مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۹۰۔

چلنے والے بڑی راتوں کے اِجتماعات میں اگر ایسوں کو آنا ہوتا ہو گا تو کتراتے ہوں گے، اور اگر بیٹھتے بھی ہوں گے تو ذوق و شوق نہیں مِلتا ہو گا۔ خاص کر میں اپنے نوجوان عُلَما کو بولوں گا کہ کُرسیوں پر بیٹھ کر اپنی صحّت خراب نہ کریں، بلکہ اگر اپنا فائدہ چاہتے ہیں تو زمین پر بیٹھا کریں۔ باقی ہر ایک کی اپنی مَرضی ہے۔ میں اپنے تجربے کی وجہ سے ہمدردی میں مَدَنی پھول دے رہا ہوں۔ اگر آپ اپنا Physical (یعنی جسمانی) نِظام دُرُست رکھنا چاہتے ہیں تو زمین پر بیٹھنے کی عادَت ڈالیں۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زمین کو نوازتے تھے اور دَستر خوان بچھا کر زَمین پر تشریف فرما ہو کر کھانا کھاتے تھے۔[1] آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کُرسی پر بیٹھنا تو میں نے کہیں پڑھا اور سُنا نہیں ہے۔ کوئی کُرسی پر بیٹھے تو منع بھی نہیں ہے۔ لیکن اگر ممکن ہو تو کُرسی پر بیٹھنا چھوڑ دیں اور پیدل چلنے کا اِہتمام کریں۔

روزانہ 12 گلاس پانی پئیں!

آج کل لوگ پانی بھی زِیادہ نہیں پیتے، جس کی وجہ سے گُردوں کے کیسز بڑھتے جا رہے ہیں۔ کئی بے چاروں کے گُردے فیل ہی ہو جاتے ہیں، جبکہ کئی ایسے ہوتے ہیں جو Dialysis کرواتے ہیں اور اِتنے تکلیف دہ مَراحل سے گُزرتے ہیں کہ اللہ دُشمن کو بھی نہ دے۔ چھوٹے بچّے بھی پانی نہیں پیتے، پُورے دِن میں ایک گلاس یا آدھا گلاس پانی پی لیا تو پی لیا۔ ایسا نہ کیا جائے اور جتنا ممکن ہو پانی زِیادہ پِیا جائے۔ قُدرَتی نِظام ہے کہ کئی ایسے جراثیم ہوتے ہیں جو اِنسان کے لئے ضروری ہوتے ہیں اور وہ گُردوں میں مچھلی کی طرح تیر رہے ہوتے ہیں۔ جس طرح مچھلی پانی میں تیرتی ہے اُسی طرح گُردوں کا تَر ہونا ضروری ہے۔ اگر گُردہ تَر نہیں رہے گا تو باہر کے جراثیم اندر کے جراثیم پر حملہ کریں گے۔ جب پانی نہیں ہوتا تو گُردے کمزور پڑ جاتے ہیں اور پھر طرح طرح کے مسائل ہوتے ہیں، لہٰذا دِن میں کم از کم 12 گلاس پانی پینا چاہیے۔ کچھ لوگ 12 گلاس تو پیتے ہیں، لیکن آدھا آدھا گلاس پانی پیتے ہیں، پورا گلاس پانی کا نہیں پیتے۔ میرا مشورہ ہے کہ خُوب پانی پئیں۔ آبِ زَم زَم کے بارے میں تو صَراحت ہے کہ ”جب بھی پیو پیٹ بھر کر پیو کہ منافقین پیٹ بھر کر نہیں پیتے۔“[2]

1 ......المستطرف، الباب الثالث والعشرون فی محاسن الاخلاق ومساویھا، ۱/۲۰۳۔

2 ......ابن ماجه، کتاب المناسک، باب الشرب من زمزم، ۳/۴۹۰، حدیث:۳۰۶۱۔

یہ صرف آبِ زَم زَم کی خُصوصیت ہے۔ بہر حال! پانی پئیں اور ہلکی غِذا کھائیں جو زُود ہضم ہو۔

چھوٹا نوالہ چَبا کر کھانے میں فائدہ ہے

آج کل لوگ غِذا چَباتے نہیں ہیں، بلکہ بغیر چَبائے پیٹ میں جانے دیتے ہیں۔ ابھی بَقر عید گُزری ہے تو اَدھ کچّے اَدھ پکّے بوٹے بغیر چَبائے اندر گئے ہوں گے جس کے سَبَب کئی اَفراد پیٹ کے اَمراض میں مبتلا ہوئے ہوں گے، بلکہ پیٹ کی دواؤں کا سیزن ہو گا اور ڈاکٹروں کو بھی روزی میں بَرَکت کی دُعاؤں کی قبولیت کا ثَمَر نظر آرہا ہو گا۔ کھانا کھاتے ہوئے چھوٹے نوالے بنائیں اور چَبا کر کھائیں، تاکہ مُنہ کا ہاضِم لُعاب اُس میں مِکس ہو جائے۔ جتنا بارِیک چَبے گا اُتنا آپ کے لئے مُفید ہو گا۔ بڑے لقمے نگلنے کی صُورَت میں آپ دانتوں کو تو آرام دے دیں گے، لیکن اپنی آنتوں کو پھنسا دیں گے، کیونکہ اب دانتوں کا کام آنتوں کو کرنا پڑے گا۔ جو چیزیں جلدی ہضم نہیں ہوتیں وہ تکلیف دہ ہوتی ہیں، جیسے کَڑ کَڑاتے تیل میں تَلا ہوا سموسہ کھانے سے کچھ محسوس نہیں ہوتا، لیکن چونکہ وہ تیل خطرناک ہوتا ہے اور اُس میں سے Free radicals نکلتی ہیں، اِس لئے جب یہ سموسہ معدے میں جاتا ہے تو اِس سے تیل نکل کر چاوَلوں اور روٹیوں کے ٹکڑوں اور دیگر غذاؤں پر Coating کرتا (یعنی تہہ چڑھاتا) ہے جو ہضم ہونے میں رُکاوٹ بنتا ہے، پھر ہاضمہ تباہ ہوتا ہے اور طرح طرح کی بیماریاں معدے سے جسم میں تقسیم ہوتی ہیں۔ اللہ پاک کی عبادت پر قوّت حاصل کرنے کے لئے ہم سب کو اِحتیاط کرنی چاہیے۔ اللہ پاک آپ کو اور مجھے اِحتیاط نصیب کرے، تاکہ ہم اچّھی طرح اللہ پاک کی عِبادت کر سکیں۔ اللہ کرے کہ ہمارے دانت، آنکھوں کی بینائی اور کانوں کی سُنوائی سَلامت رہے، نیز ہماری چال ڈھال سب دُرُست رہے۔ اگر غِذاؤں میں اِحتیاط کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ بہت بہتری رہے گی۔

اَذان دینے والی مُرغی کو مَنحوس کہنا کیسا؟

سُوال: مُرغا تو اَذان دیتا ہے، لیکن مُرغی اَذان کیوں نہیں دیتی؟ (امیرِ اَہلِ سُنّت کے رِضاعی پوتے حَسَن رَضا کا سُوال)

جواب: مُرغا، فرشتوں کو دیکھ کر اَذان دیتا ہے،[1] اِس لئے جب مُرغا اَذان دے تو اُس وقت اللہ پاک کے فضل و

1 ......بخاری، کتاب بدء الخلق، باب خیر مال المسلم غنم...الخ، ۲/۴۰۵، حدیث: ۳۳۰۳۔

رَحمت کی دُعا کرنی چاہیے۔ ہاں! مُرغی اَذان نہیں دیتی، لیکن اگر کبھی کبھار مُرغی اَذان دے دے تو لوگوں کو یہ غَلَط فہمی ہو جاتی ہے کہ ”یہ مُرغی منحوس ہے“ جس کی وجہ سے لوگ اُسے کاٹ دیتے ہیں۔ ایسی سوچ نہیں ہونی چاہیے اور نہ ہی مُرغی کو منحوس کہنا چاہیے، کیونکہ بدشگونی لینا گُناہ ہے،[1] مُرغی تو اچّھی ہوتی ہے۔

کسی کے دَروازے پر اِسلامی بہن اپنا تعارُف کیسے کروائے؟

سُوال: اِسلامی بہنیں جب کسی کے گھر جا کر دَروازہ بجائیں اور اَندر سے پُوچھا جائے: ”کون؟“ تو کیا جواب دیں؟

جواب: اِس صُورَت میں اپنی کوئی بھی پہچان بتا دیں، یا ”بِنتِ فُلاں“ اور ”اُمِّ فُلاں“ کہہ کر اپنی پہچان کرا دیں۔ ایسے موقع پر گھر میں موجود مَرد کو چاہیے کہ گھر کی عورَت کو آگے کر دے۔ ہاں اگر گھر میں صرف مَرد ہو اور باہر آنے والی نامَحرم ہے تو دروازہ کھولنا ہی نہیں ہے۔ اب چاہے آنے والی پڑوسَن ہی کیوں نہ ہو، اُس کے لئے دروازہ نہیں کھول سکتے۔

شُوگر کے چند اَسباب اور اِحتیاطیں

سُوال: آج کل حالات ایسے چل رہے ہیں کہ نہ جانے کب کسے شوگر (یعنی ذِیابیطس۔Diabetes) کا مَرض آگھیرے۔ کچھ ایسی اِحتیاطیں بیان فرما دیجئے جن سے شوگر نہ ہو۔ نیز یہ بھی اِرشاد فرمائیے کہ کیا صرف میٹھا کھانے سے ہی شوگر ہوتی ہے یا شوگر ہونے کے اور بھی اَسباب ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ حاجی اَبُو حامِد محمّد عمران عطّاری)

جواب: شوگر ہونے کے کئی اَسباب ہوتے ہیں۔ ایک سَبَب تو میٹھی چیزیں اور مٹھائیاں ہیں، کیونکہ اُن میں White sugar (یعنی عام ملنے والی سفید رنگ کی چینی) اِستِعمال ہوتی ہے اور White sugar کو Sweet poison (یعنی میٹھا زہر) کہا جائے تو بے جا، نہ ہو گا۔ ہمارے ہاں White sugar بہت اِستِعمال کی جاتی ہے، لوگ چائے میں بھی ڈَبَل مقدار میں چینی ڈال کر پی رہے ہوتے ہیں، ایک تو چائے کا کپ بھی بڑا ہوتا ہے، میں اُسے ”جگ (Jug)“ بولتا ہوں، اُس ”جگ نما کپ“ میں جب زیادہ مقدار میں چینی ڈالتے ہیں تو چائے، چائے نہیں رہتی، میٹھا شربت بن جاتی ہے۔ ایسا کرنے والے لوگ عموماً شوگر کے مَریض بن جاتے ہیں اور بہت تکلیف اُٹھاتے ہیں۔ عالَمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ

---

[1] ......تفسیر نعیمی، پ۹، الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۳۲، ۹/ ۱۱۹۔

(کراچی) میں جو چائے بنتی ہے میں وہ نہیں پیتا۔ اُس میں چینی ''مالِ مُفت دلِ بے رحم'' کی طرح ڈالی ہوئی ہوتی ہے کہ ''چلو کوئی کل مَرتا ہے تو آج مَر جائے۔'' لنگرِ رَضَوِیّہ کے جو ذِمّہ داران مجھے سُن رہے ہیں اُنہیں چاہیے کہ لنگرِ رَضَوِیّہ پر بھی رَحم کریں اور میرے مَدَنی بیٹوں پر بھی رَحم کھائیں، اُن کے پیٹ میں میٹھا زہر مَت اُنڈیلیں۔ یہ میں نے تَفَنُّن (یعنی خوش طبعی) کے طور پر عرض کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جو لنگرِ رَضَوِیّہ کی چائے بناتے ہیں اُنہیں سمجھ نہ آتی ہو کہ ''کتنی چینی ڈالنی ہے؟'' کیونکہ ہر شخص اِس کا ماہِر نہیں ہوتا۔ جن کے چائے کے ہوٹل ہوتے ہیں اُن کے ہاتھ پیر نَپے تُلے ہوتے ہیں اور یہ ایسی کوئی بُھول نہیں کرتے جس سے اِن کی آمَدَنی میں کمی ہو۔ بَہَر حال! سب اپنے اور دُوسروں کے حال پر رَحم کریں اور اِتنی میٹھی چائے نہ پئیں، یُوں ہی بکثرت مٹھائی کھانے والے بھی اِحتیاط کریں، کیونکہ شوگر کہہ کر نہیں آتی، بس آ جاتی ہے۔

شوگر، یُوں بھی ہو جاتی ہے کہ جس کا بیٹھنے کا کام ہو اور پیدَل چلنے کی نوبت نہ آتی ہو، چاہے دو قَدَم پر ہی مسجد کیوں نہ ہو، پھر بھی اِسکوٹر پر ہی جاتے ہوں، اِسی طرح آفس وغیرہ جانے کے لئے بھی اِسکوٹر ہی اِستِعمال کرتے ہوں، تو ایسے لوگوں کو بھی شوگر ہونے کے اِمکانات ہوتے ہیں۔ اِس کے عِلاوہ جو لوگ زِیادہ کھانے کے عادی ہوتے ہیں اُنہیں بھی شوگر ہونے کا اِمکان ہوتا ہے، کیونکہ چینی کے عِلاوہ دیگر چیزوں، جیسے چاوَل میں بھی شوگر ہوتی ہے۔ چاوَل کے بارے میں تَجرِبہ کار لوگ کہتے ہیں کہ ''اگر چاوَل اُبال کر اُس کا پانی نِکال دِیا جائے تو پھر چاوَل شوگر نہیں کرتا، اِس کے عِلاوہ چاوَل کی نقصان دہ چیزیں بھی نِکل جاتی ہیں جس کی وجہ سے حِفاظت رہتی ہے۔'' عموماً جب بِریانی بنائی جاتی ہے تو چاوَل اُبال کر پانی نِکال دِیا جاتا ہے۔ اگر کبھی اُبلے ہوئے چاوَل کھانے ہوں تب بھی پانی نِکال دینا چاہیے۔

ہاں! یہاں ایک بات عَرض کر دوں کہ بعض میٹھی چیزیں ایسی ہیں جن سے شوگر نہیں ہوتی، جیسے Diet (یعنی پرہیزی غذاؤں کے ذریعے عِلاج کرنے) والے ڈاکٹرز جو سبزیوں اور پھلوں سے عِلاج کرتے ہیں اُن کا دعویٰ ہے کہ آم (Mango) سے شوگر نہیں ہوتی۔ اگرچہ مجھے باقاعدہ شوگر نہیں ہے، لیکن میرا اپنا تَجرِبہ بھی ہے کہ آم سے شوگر نہیں بڑھتی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آم میں مٹھاس بھی ہے، لیکن ایسے قُدرَتی اَجزا بھی ہیں جو شوگر نہیں ہونے دیتے۔ میں نے اِس

مرتبہ ایک دِن میں تین تین، چار چار، آم بھی کھائے ہیں، لیکن اللہ پاک کی رَحمت سے شوگر نہیں بڑھی۔ پچھلے سال بھی مجھے یہ تجربہ رہا تھا کہ آم سے شوگر نہیں بڑھی تھی۔ لیکن اِن سب کے باوُجود میں آم کھانے کا مشورہ نہیں دوں گا، ورنہ میرے اُوپر بات آجائے گی، کیونکہ ممکن ہے کہ آپ دو لڈّو کھانے کے بعد ایک آم کھالیں اور آپ کی شوگر بڑھ جائے، تو آپ کہیں گے کہ ”مَدَنی چینل پر آم کھانے کا کہا گیا تھا، اِس لئے میں نے آم کھائے تھے، لیکن اب میں بستر پر آگیا ہوں،“ حالانکہ شوگر لڈّو کی وجہ سے بڑھی تھی، نہ کہ آم کی وجہ سے، لیکن پھر بھی بدنام، آم ہو جائے گا۔ اِس لئے چاہے لڈّو کھانا ہو یا آم کھانا ہو، اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کر لینا، مجھے داؤ پر مت لگا دینا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کا ڈاکٹر آپ کو آم کھانے سے منع کر دے اور کہے کہ ”یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آم سے شوگر نہ ہو! آم تو بہت میٹھا ہوتا ہے۔“ اگر ڈاکٹر منع کرے تو پھر آپ اُس کی بات پر عمل کیجئے گا، اِس سے آپ کی کچھ نہ کچھ رقم ہی بچ جائے گی۔

شُوگر کا رُوحانی عِلاج

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”مَدَنی پنج سُورہ“[1] میں شوگر کا عِلاج موجود ہے: قرآنِ کریم کی آیتِ مُبارَکہ ہے: ﴿رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ۝۸۰﴾[2] اِس قرآنی دُعا کو روزانہ صُبح شام تین تین بار اوّل و آخر تین تین بار دُرُود شَریف پڑھ کر پانی پر دَم کر کے پئیں۔ جب تک مَرَض ختم نہ ہو، یہ عمل روزانہ کرنا ہے۔[3] صُبح و شام کی تعریف بھی سُن لیجئے: آدھی رات کے بعد سے لے کر سُورج کی پہلی کِرَن چمکنے تک صُبح اور ظہر کا وقت شروع ہونے سے لے کر سُورج ڈوبنے تک شام کہلاتی ہے۔[4] اِن اَوقات میں جو وِرد اور وظیفہ پڑھ لیں گے وہ صبح شام پڑھنا کہلائے گا۔

---

1 ...... ”مَدَنی پنج سُورہ“ امیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف ہے اور اس کے 419 صفحات ہیں۔ یہ کتاب مشہور قرآنی سُورَتوں، دُرودوں، رُوحانی و طِبّی عِلاجوں کا دلچسپ مجموعہ ہے، اِس کتاب کا ہر گھر میں ہونا مفید ہے۔ مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کی جا سکتی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت)

2 ...... پ۱۵، بنی اسرائیل، ۸۰۔

3 ...... مدنی پنج سورہ، ص ۲۴۴۔

4 ...... الوظیفۃ الکریمہ، ص ۱۲۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	کیا شیطان بھی نیکی کرواتا ہے؟	11
حاتِم طائی کون تھا؟	1	نیک کام کرنے پر گُناہ ملنے کی صُورتیں	11
بارِش کے جمع شُدہ پانی سے وُضو وغسل کرنا کیسا؟	2	بارِش زَدگان کی اِمداد کرنے والے اِحتِیاط کریں!!	13
مُنہ سے نکلنے والی اَذِیّت ناک بدبُو اور جہنّمیوں کی چیخ	3	سیلاب زَدگان کے لئے دُعائے اَمیرِ اَہلِ سُنّت	14
قُربانی کا گوشت ماہِ صَفَر میں اِستِعمال کرنا کیسا؟	3	سیلاب اور بارِش میں عذابِ جہنّم کی یاد ہے	14
نعرہ "ہر صحابیِ نبی! جنّتی! جنّتی!" کی حکمت	4	کم وقت میں زِیادہ علم حاصل کرنے کا طریقہ	15
صحابی کی تعریف	5	صحّت مند اَفراد کے کُرسی پر بیٹھنے کے نقصانات	16
شانِ صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم	6	روزانہ 12 گلاس پانی پئیں!	17
شانِ صِدّیق و فارُوق رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا	6	چھوٹا نوالہ چَبا کر کھانے میں فائدہ ہے	18
شانِ اَمیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	7	اَذان دینے والی مُرغی کو منحوس کہنا کیسا؟	18
شانِ ابُوسفیان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	8	کسی کے دَروازے پر اِسلامی بہن اپنا تعارُف کیسے کروائے؟	19
اپنی مادَری زبان میں دُعا مانگنا کیسا؟	9	شوگر کے چند اَسباب اور اِحتِیاطیں	19
وَلی بننے کی دُعا کرنا کیسا؟	9	شوگر کا رُوحانی عِلاج	21
"مولانا بنے تو بُھوکے مَر جاؤ گے" یہ کہنا کیسا؟	10	❁❁❁	❁

ماخذ ومراجع

قرآن مجید	کلام الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفیٰ	مطبوعات
تفسیر الثعلبی	ابو اسحاق احمد المعروف "امام ثعلبی"، متوفی ۴۲۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	مکتبہ اسلامیہ لاہور
تفسیر نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	پیر بھائی کمپنی لاہور
بخاری	امام ابو عبد اللّٰہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
نسائی	ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی الخراسانی النسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
ابن ماجه	امام ابو حسن حنفی معروف سندی، متوفی ۱۱۳۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۶ھ
مسند بزار	امام ابو بکر احمد بن عمرو العتکی البزار، متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم ۱۴۰۹ھ
مصنف ابن ابی شيبة	ابو بکر عبد اللّٰہ بن محمد بن ابی شیبۃ، متوفی ۲۳۵ھ	دار قرطبۃ بیروت ۱۴۲۷ھ
جامع صغير	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
جمع الجوامع	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
تاريخ ابن عساكر	ابو القاسم علی بن الحسن شافعی، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۵ھ
فتح الباری	امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی، متوفی ۸۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
مجمع الأنهر	فقیہ عبد الرحمن محمد بن سلیمان المعروف "شیخ زادہ"، متوفی ۱۰۷۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
دلائل النبوة للبيهقي	امام ابو بکر احمد بن حسین البیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۰۸ھ
تاريخ اصبهان	امام ابو نعیم احمد بن عبد اللّٰہ بن احمد اصبہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۰ھ
تاريخ الخلفاء	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن السیوطی ۹۱۱ھ	کراچی
المواهب اللدنية	شیخ احمد بن محمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۶ھ
احياء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
المستطرف فی کل فن مستظرف	شہاب الدین محمد بن ابو احمد الفتح، متوفی ۸۵۰ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۹ھ
مثنوی مولوی معنوی	مولانا جلال الدین رومی، متوفی ۶۷۲ھ	حامد اینڈ کمپنی لاہور
الطبقات الكبرىٰ لابن سعد	محمد بن سعد بن منیع الہاشمی البصری، متوفی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
اسد الغابة	ابو الحسن عز الدین علی بن محمد الجزری ۶۳۰ھ	دار احیاء التراث العربی
الاصابة فی تمييز الصحابة	امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی، متوفی ۸۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۵ھ
نزهة النظر فی توضيح نخبة الفكر	امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی، متوفی ۸۵۶ھ	مطبعۃ ایضاح دمشق ۱۴۲۱ھ
تعليم المتعلم	برہان الدین زرنوجی، متوفی ۶۱۰ھ	کراچی
سیرت مصطفیٰ	علامہ عبد المصطفےٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
بہشت کی کنجیاں	علامہ عبد المصطفےٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	شبیر برادرز لاہور
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نَمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافِلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**غورو فکر**'' کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**'' اِنْ شَآءَ اللّٰه۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net